روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 14 جنوری 2012ء 19 صفر 1433 ہجری 14 صلح 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 12

اللہ پاک کو ناپاک سے الگ کرتا ہے

اللہ ایسا نہیں کہ وہ مومنوں کو اس حال پر چھوڑ دے جس پر تم ہو یہاں تک کہ خبیث کو طیب سے نتھار کر الگ کر دے۔ (سورۃ ال عمران آیت 180)

تا کہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور خبیث کے ایک حصہ کو دوسرے پر ڈال دے پھر اس سارے کو (ڈھیر کی صورت میں) تہہ بہ تہہ اکٹھا کر دے پھر اسے جہنم میں جھونک دے۔ یہی لوگ ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔ (سورۃ الانفال آیت 38)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزاء سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کو اٹھا رکھا ہے اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھا رکھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر یک چیز پر محیط ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا اور اسی کی ذات کا پرتوہ ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے۔ کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو اور خود بخود ہو۔ کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو اور خود بخود ہو۔ اور اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (1) وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں جیسا کہ زمین اور آسمان اور سورج اور چاند اور ستارے اور پانی اور آگ اور ہوا اور تمام ذرات اس عالم کے جو ہمارے آرام کے لئے بنائے گئے۔ ایسا ہی جن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت تھی وہ تمام چیزیں ہماری پیدائش سے پہلے ہی ہمارے لئے مہیا کی گئیں اور یہ سب اس وقت کیا گیا جبکہ ہم خود موجود نہ تھے۔ نہ ہمارا کوئی عمل تھا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سورج میرے عمل کی وجہ سے پیدا کیا گیا یا زمین میرے کسی شدھ کرم کے سبب سے بنائی گئی۔ غرض یہ وہ رحمت ہے جو انسان اور اس کے عملوں سے پہلے ظاہر ہو چکی ہے جو کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں (2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتب ہوتی ہے اور اس کی تصریح کی کچھ ضرورت نہیں۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20ص 152)

انسان کی پیدائش کی علت غائی عبادت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی عِلّتِ غائی یہی عبادت ہے (یعنی بنیادی مقصد یہی عبادت ہے) جیسے دوسری جگہ فرمایا مَاخَلَقْتُ.......... (الذّاریٰت : 57) یعنی عبادت اصل میں اِس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوَت کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ (یعنی دل کی سختی اور کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے)۔ عرب کہتے ہیں کہ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سُرمے کو باریک کر کے آنکھ میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اِسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسا صاف ہو گویا روح ہی روح ہو، اِس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے۔ اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری کے کنکر پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول، طبع جدید صفحہ 347)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

سگریٹ نوشی اور حقہ ناپسندیدہ فعل ہیں

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 10 اکتوبر 2003ء میں رفقاء حضرت مسیح موعود کے حقہ ترک کرنے کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایک واقعہ ہے: حضرت اقدس مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر پنچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 157 یکے از 313)

مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ میرے ماموں مرزا غلام اللہ صاحب سے فرمایا کہ مرزا صاحب دوستوں کو حقہ چھوڑنے کی تلقین کیا کریں۔ ماموں صاحب خود حقہ پیتے تھے انہوں نے حضور سے عرض کیا بہت اچھا حضور۔ گھر آ کر اپنا حقہ جو دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اسے توڑ دیا۔ ممانی جان نے سمجھا کہ آج شاید حقہ دھوپ میں پڑا رہا ہے اس لئے یہ فعل ناراضگی کا نتیجہ ہے لیکن جب ماموں نے کسی کو کچھ بھی نہ کہا تو ممانی صاحبہ نے پوچھا آج حقے پہ کیا ناراضگی آ گئی تھی؟ فرمایا مجھے حضرت صاحب نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کرنے کی تلقین کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے اور میں خود حقہ پیتا ہوں اس لئے پہلے اپنے حقہ کو توڑا ہے۔ چنانچہ ماموں صاحب نے مرتے دم تک حقے کو ہاتھ نہ لگایا اور دوسروں کو بھی حقہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے۔

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 24)

آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے۔ تو جو سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشہ آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلا ہوا ہے اور بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہرحال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 2004ء)

غزل

ہمارے گرد سنہری ہوا چلا دی ہے
کسی بزرگ نے ہم کو بڑی دعا دی ہے

مٹا ہی ڈالا ہے اس نے جواز ظلمت کا
نجات ظلمتِ شب سے ہمیں دلا دی ہے

ہمیں زمانے کی گردِ سفر سے کیا لینا
کہ خضرِ راہ نے منزل ہمیں دکھا دی ہے

وہ خوش نصیب ہے تم سے ہوا جو وابستہ
بھرے خزانوں کی کنجی اسے تھما دی ہے

ہمیں قبول ہیں پتھر تری محبت میں
ازل سے سچوں کو دنیا نے یہ سزا دی ہے

ہمیں نہ آج کا ڈر ہے نہ کل نہ پرسوں کا
عجب ستاروں سے تو نے کڑی ملا دی ہے

فلک سے پھوٹا ہے اس کا تمام تر سبزہ
یہ ارضِ فضلِ عمر جنتوں کی وادی ہے

ناصر احمد سید

پھرتا رہتا ہے شعروں کے جھرمٹ میں
قدسی بھی ادنیٰ سا حسن رہتا سی ہے
اس کے ٹیلی فون کا نمبر نوٹ کریں
دو سو گیارہ، نو سو اور پچاسی ہے

0476-211985 **عبدالکریم قدسی**

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مسئلہ فلسطین کے حل کے لئے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی ناقابل فراموش خدمات

آپ نے اقوام متحدہ میں ایسی پُرزور آواز اٹھائی کہ عرب نمائندگان بھی حیرت زدہ رہ گئے

اقوام متحدہ کے اجلاس 1948ء کی مطبوعہ رپورٹ میں چوہدری صاحب کی تقاریر کا ترجمہ

قسط دوم آخر

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

30/اپریل 1948ء

یہ بحث اگلے اجلاسوں میں بھی جاری رہی۔

133 ویں اجلاس منعقدہ 30/اپریل 1948ء میں سر ظفر اللہ خاں نے پھر تقریر کی۔ اس کی روداد یوں درج ہے۔

پاکستان کے سر محمد ظفر اللہ خاں نے فرانس کے نمائندے کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ان کے کہنے کا یہ مقصد ہرگز نہیں تھا کہ آبادکاری کا کوئی ضابطہ نہیں ہونا چاہئے۔ ان کا اعتراض نئے ضوابط رائج کرنے کے خلاف تھا۔ ان کی تجویز یہ تھی کہ موجود کوٹے کو جس سے دونوں فریق مطمئن نہیں ہیں، مسئلہ کا حتمی حل تلاش ہو جانے تک برقرار رکھا جائے۔ بلاشبہ عرب ریاستیں اسے تسلیم کریں گی نہ یہودی فرقہ اس نکتۂ نظر کو ماننے کو تیار ہوگا مگر کسی متبادل سمت میں کوٹے میں تبدیلی کرنے سے ساری صورتحال بگڑ جائے گی۔ ایسا کرنا عربوں کے لئے مضرت رساں ہوگا یا یہودیوں کے لئے جہاں تک زمینی جائیداد کا تعلق ہے عام حالات میں اس امتیاز کے خلاف جائز پابندیاں عائد کی جاسکتی ہیں۔ چونکہ موجودہ حالات عام حالات سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے کچھ اصلاحی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ پچھلے تیس سالوں سے اس چھوٹے سے ملک میں جو مشکلات پیدا ہوئی ہیں ان کا چشمہ یہودی فرقہ کی اس آرزو سے پھوٹا ہے کہ وہ ایسی ریاست قائم کرسکیں جو سیاسی لحاظ سے غالب ہو اور تیس سال تک فلسطین کی تقریباً ساری آبادی جو عرب ہے اس پالیسی کے خلاف محاذ آرا رہی ہے۔ اپنی ریاست بنانے کے لئے یہودیوں نے آبادکاری اور استعمار کے حربے استعمال کرنا شروع کئے۔ وہ درج ذیل طریق سے اس مقصد کے حصول میں کوشاں رہے۔ یہودی آبادکاروں کے لئے جو زمین خریدی گئی وہ یہودی قومی فنڈ سے خریدی گئی اور اس طرح وہ مستقل طور پر ان کی ملکیت بن گئی۔ انتقال زمین کے قواعد کے برخلاف اس زمین کی گردش پر پابندی عائد کردی گئی۔ امتیاز کے خلاف جو بھی شرائط بنائی جائیں گی وہ اس پر لاگو ہی نہیں ہوں گی کیونکہ یہ زمین فی الحقیقت یہودی قوم کی مستقل ملکیت ہو گی۔ اسی طرح اسے کسی عرب کو ٹھیکہ پر بھی نہیں دیا جاسکے گا۔ کیونکہ کوئی عرب جو ایسا کرے گا وہ سزا کا مستوجب ہوگا اور اگر وہ یہ جرم بار بار کرے گا تو اس کی سزا سخت سے سخت تر ہوتی چلی جائے گی۔ انجام کار امتیاز کے خلاف بنائے گئے ضوابط یہودی قومی فنڈ کو یہ اختیار عطا کردیں گے کہ وہ عربوں سے زمین خرید لیں اور پھر اس کا انتقال نہ ہونے دیں۔ اس طرح اس ملک میں جس کی ننانوے فیصد آبادی عرب ہے اور جہاں یہودی ریاست کا قیام محض زمین کی پالیسی پر منحصر ہے۔ امتیاز کے خلاف نام نہاد قوانین یہودی قوم کو عربوں سے من مانی زمین قیمتاً خریدنے کی اجازت دے دیں گے اور خود ایک بار خریدی ہوئی زمین کسی عرب کو بیچنے کی ممانعت کردیں گے۔

1939ء اور 1940ء کے ضوابط بیس سال کے تجربے پر مبنی تھے جن کا مقصد مقامی آبادی کے حقوق و مفادات کو تحفظ مہیا کرنا تھا۔ بالفور اعلامیہ کے مطابق بھی عرب آبادی کی اکثریت عملاً بے زمین مفلسوں میں تبدیل ہو جانے سے نجات دلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اب بھی اگر انتقال زمین کی پوری اجازت دے دی گئی تو جہاں تک یہودیوں کا تعلق ہے فلسطین کی قوت انجذاب بڑھ جائے گی اور مقامی آبادی جلد ہی اپنی روزی کے ذرائع سے بھی محروم ہو جائے گی۔ اگر تمام امتیازات اٹھا دیئے گئے اور آبادکاری اور زمین خریدنے سے پابندیاں اٹھالی گئیں اور قومیت کے قوانین میں ذرا سی وسعت پیدا کردی گئی تو ٹرسٹی شپ کے ختم ہونے سے پہلے ہی عرب فلسطین کی تقسیم کا مطالبہ شروع کردیں گے تاکہ ان کے پاس جو ذرا سا رہ گیا ہے وہ بھی نہ جاتا رہے۔ اگر 1939ء۔1940ء کے ضوابط کو ٹرسٹی شپ کے دوران عارضی طور پر اٹھا بھی لیا گیا تو یہ مشورہ نہیں دیا جاسکتا کہ انہیں مستقبل میں دوبارہ نافذ کیا جائے کیونکہ مقامی آبادی کو کوئی تحفظ حاصل نہیں ہوگا اس لئے ایک مخصوص فرقہ میں زمین کا ارتکاز زور وشور سے ہوتا رہے گا۔ ایسے موقعوں پر زمین کی خرید وفروخت کے عام قوانین کام نہیں آیا کرتے۔ اس وقت تو صرف یہ کوشش ہو رہی ہے کہ آبادکاروں کو ایسی زمینوں میں آباد کیا جائے جو دوبارہ اصلی مالکوں کو فروخت یا منتقل نہ کی جاسکیں۔

(133 ویں اجلاس منعقدہ 30/اپریل 1948ء کی کارروائی سے ترجمہ بشکریہ ڈاگ ہیمر شولڈ لائبریری اپسالا سویڈن)

3 مئی 1948ء

سر محمد ظفر اللہ خاں نے اسمبلی کے 135 ویں اجلاس میں اس مسئلہ پر بحث جاری رکھی۔ 134 ویں اجلاس میں یہودی نمائندہ نے کہا تھا کہ یہودی اور عرب دو مختلف نسلیں اور مختلف عقائد اور کلچر رکھتے ہیں اس لئے ان کا ایک ملک میں اکٹھے رہنا ممکن نہیں ہے۔ سر ظفر اللہ نے 135 ویں اجلاس میں اپنی تقریر اسی اعتراض کے جواب سے شروع کی۔

پاکستان کے سر محمد ظفر اللہ خاں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ وہ پچھلے اجلاس میں شامل نہیں تھے جس میں یہودی ایجنسی کے نمائندہ نے مسئلہ فلسطین کے اس پہلو کی طرف توجہ دلائی تھی کہ دو مختلف کلچر رکھنے والی دو علیحدہ قوموں کے لئے شاید ایک ملک میں باہم مل جل کر رہنا ممکن نہ ہو۔ چونکہ تقسیم کے سوال پر پاکستانی وفد کے رویہ کو غلط سمجھا گیا ہے اس لئے پاکستان کا وفد اس بات کو واضح کردینا چاہتا ہے کہ وہ تقسیم کو اصولی طور پر ناقابل قبول نہیں سمجھتا مگر ہر مسئلہ کو اس کی حقیقت حال کے مطابق جانچا جانا چاہئے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مثال دی کہ کینیڈا کی تقسیم اور طریق پر ہوئی تھی اور برصغیر ہند کی تقسیم کا مسئلہ بالکل مختلف طریق پر حل کیا گیا تھا۔ انہوں نے فلسطین کے مسئلہ کا موازنہ برصغیر ہند کی تقسیم سے قبل کی صورتحال سے کیا تاکہ دونوں کا فرق واضح کیا جا سکے۔ ہندوستان کا متنازعہ علاقہ فلسطین سے ایک سواسی گنا زیادہ تھا۔ ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ اور فلسطین کی آبادی مشکل سے بیس لاکھ ہے۔ یہی ایک حقیقت دونوں کا فرق واضح کردینے کے لئے کافی ہے۔ وہاں مسئلہ ایک جیسا نہیں تھا۔ علاقہ کے چھوٹے سے حصے آبادی کے محدود سے عنصر اور ملک کے محدود وسائل کی وجہ سے فلسطین میں آزاد عرب اور یہودی ریاستوں کا اقتصادی اتحاد ناگزیر اور مل جل کر رہنے کے لئے لابدی ہے۔

برصغیر ہند کے سلسلہ میں یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ وہاں جو دو اکثریتی اور اقلیتی قومیں آباد تھیں اسی سرزمین سے متعلق تھیں اور صدیوں سے ساتھ ساتھ رہتی چلی آرہی تھیں۔ اقلیتوں کا پچانوے فیصد حصہ نسلی لحاظ سے اکثریت ہی کی طرح کا تھا فرق صرف کلچر مذہب اور زبان کا تھا۔ اقلیت کا صرف تین فیصد حصہ غیر ملکی نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے برعکس یہاں فلسطین میں پچانوے فیصدی اقلیت جو تقسیم کی خواہاں ہے پچھلے تیس برسوں میں باہر سے آکر آباد ہوئی ہے اور مکمل طور پر غیر ملکی عنصر سے تعلق رکھتی ہے فلسطین میں یہودیوں کی آبادکاری کے نتیجہ میں ملک میں دو مختلف کلچر نظر آتے ہیں۔ یہ آبادکاری انسانی بنیادوں پر شروع ہوئی تھی مگر اب ایک خوفناک جارحیت کی شکل اختیار کرچکی ہے۔

پاکستان کے نمائندے نے یہ نکتہ بھی واضح کیا کہ برصغیر ہند کے سلسلہ میں تقسیم کا فیصلہ ایک فریق کے تامل کے باوجود باہم رضامندی سے اپنایا گیا تھا۔ اسی باہمی رضامندی کی وجہ سے انگلستان نے اسے قبول اور لاگو کیا تھا۔ پاکستان ہر ایسے فیصلہ کی حمایت کرے گا جو یہودیوں اور عربوں کی باہمی رضامندی سے طے کیا گیا ہو خواہ وہ ایک ریاست کا ہو۔ وفاقی ریاست کا ہو، ضلعی ریاست کا ہو یا آزاد ریاستوں کا ہو۔ مزید برآں تقسیم ہند کا فیصلہ برابری کی بنیاد پر کیا گیا تھا جس میں پاکستان کو صرف وہ ملحقہ علاقے دیئے گئے تھے جن میں آبادی کی اکثریت مسلمان تھی۔ فلسطین میں یہودی نئی ریاست میں شامل کئے جانے والے تین علاقوں کے بھی دو حصوں میں قلیل اقلیت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ شمال میں مشرقی گلیلی میں یہودی آبادی مقامی عرب آبادی کا چوتھا حصہ ہے۔ جنوب میں ایک لاکھ کی عرب آبادی کے مقابل پر یہودی آبادی صرف دو ہزار ہے۔ حتیٰ کہ مرکزی علاقہ میں بھی یہودیوں کو صرف یافہ کے سب ڈسٹرکٹ میں اکثریت حاصل ہے۔

یہودی ایجنسی کے نمائندہ کی منطق کے مطابق چونکہ دو مختلف کلچروں کے لوگ اکٹھے نہیں رہ سکتے اس لئے لازم ہے کہ مرکزی علاقہ میں عربوں کو جو چالیس فیصد ہیں اور یہودیوں کو جو ساٹھ فیصد ہیں مزید تقسیم کر دیا جائے۔ اگر یہودی ایجنسی ان

اصولوں پر عمل کرنا چاہتی ہے کہ یہودیوں کو صرف وہ علاقے دیئے جائیں جو یہودی اکثریت سے ملحقہ علاقے ہیں تو پاکستان کا وفد اپنے رویہ پر نظر ثانی کے لئے غور کرے گا اور ایسے حل کی حمایت کرنے کے لئے تیار رہے گا۔

(جنرل اسمبلی کے 135 ویں اجلاس منعقدہ 3 مئی 1948ء کی چھپی ہوئی روداد سے ترجمہ۔ بشکریہ ڈاگ ہیمر شولڈ لائبریری اپسالا سویڈن)

اس بحث کے بعد تقسیم فلسطین کے منصوبہ پر رائے زنی شروع ہوئی آگے سر ظفر اللہ کا بیان ہے جو تحدیث نعمت میں درج ہے۔

کمیٹی کے اجلاس کے دوران میں ہی ڈنمارک کے مندوب میرے پاس آئے اور فرمایا واقعات اور تمہارے دلائل سے صاف ظاہر ہے کہ تقسیم کا منصوبہ بالکل غیر منصفانہ ہے اور اس سے عربوں کے حقوق پر نہایت مضر اثر پڑے گا۔ سکینڈے نیویا کے تمام ممالک کے نمائندوں کی یہی رائے ہے۔ معلوم ہوتا ہے تقسیم کی تجویز ضرور منظور ہو جائے گی۔ کیونکہ امریکہ کی طرف سے ہم پر بہت زور ڈالا جا رہا ہے۔ میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ کمیٹی میں عام طور پر یہ احساس ہے کہ ہم امریکہ کے دباؤ کے ماتحت ایک بے انصافی کا فیصلہ کرنے والے ہیں اس احساس کا تمہیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ تم نے اپنی تقریروں میں علاوہ تقسیم کی سرے سے مخالفت کرنے کے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ اس کی بعض تجاویز ظاہراً طور پر عرب حقوق کو غصب کرنے والی ہیں۔ مثلاً یافہ کا شہر جس کی ننانوے فیصد آبادی عرب ہے اسے اسرائیل میں شامل کیا گیا ہے اسی طرح اور بہت سی ایسی خلاف انصاف تجاویز ہیں۔ اس وقت کمیٹی کی کارروائی بڑی جلدی میں ہو رہی ہے اگر تم ان تجاویز کے متعلق ترامیم پیش کرتے جاؤ اور مختصر سی تقریر ہر ترمیم کی تائید میں کرو تو ہم سکینڈے نیویا کے پانچوں ممالک کے نمائندے تمہاری تائید میں رائے دیں گے اور کمیٹی کی موجودہ فضا میں تمہاری تمام ترامیم منظور ہو جائیں گی جس کا یہ نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تقسیم کی تجویز منظور ہو بھی گئی تو بہت سے امور میں عربوں کی اشک شوئی ہو جائے گی۔ مجھے یہ تجویز پسند آئی اور میں نے یہ دیکھنے کے لئے ان کا اندازہ درست ہے یا نہیں ایک معمولی سی ترمیم پیش کی اس پر فوراً رائے شماری ہوئی اور ترمیم منظور ہو گئی۔ اس پر السید جمال الحسینی نے جو فلسطینی وفد کے سربراہ تھے اور جن کی نشست عین میرے عقب میں تھی مجھ سے کہا ظفر اللہ یہ تم نے کیا کیا؟

میں نے ڈینش مندوب کی بات انہیں بتلائی۔

انہوں نے حیران ہو کر دریافت کیا اگر تمہاری تمام ترامیم منظور ہو گئیں تو تم تقسیم کے حق میں رائے دو گے؟

ہرگز نہیں ہم پھر بھی پُرزور مخالفت کریں گے لیکن اتنا تو ہوگا کہ تقسیم کا منصوبہ بہت کمزور ہو جائے گا اور اگر منظور ہو ہی گیا تو اتنا برا نہیں ہوگا جتنا اس وقت ہے۔

السید جمال الحسینی نے کہا ہمارے لئے تو بڑی مشکل ہوگی۔

آپ عرب ریاستوں کے نمائندوں سے کہہ دیں کہ وہ بیشک ترامیم کے حق میں رائے نہ دیں غیر جانبدار رہیں۔

مشکل تو پھر بھی حل نہیں ہوتی۔

کیا مشکل ہے؟

مشکل یہ ہے اگر تقسیم ہمارے حقوق کو واضح طور پر غصب کرنے والی نہ ہوئی تو ہمارے لوگ اس کے خلاف جنگ کرنے پر آمادہ نہیں ہوں گے اور ہمیں سخت نقصان پہنچے گا۔ تم مہربانی کرو اور کوئی ترمیم پیش نہ کرو'۔

میں خاموش ہو گیا۔ (تحدیث نعمت ص 535)

چنانچہ کمیٹی میں تقسیم فلسطین کی تجویز کثرت رائے سے منظور ہو گئی۔ اسمبلی میں اس تجویز کی منظوری کے لئے دو تہائی آرا کی ضرورت تھی۔ جب امریکہ نے محسوس کیا کہ فی الوقت اتنی اکثریت ممکن نہیں تو اجلاس دو دن کے لئے ملتوی کرا دیا تا کہ امریکی یہودی نواز صدر ٹرومین بعض ممالک پر دباؤ ڈال کر ان کو اپنے حق میں ہموار کر سکیں۔ سہ پہر کے اجلاس میں سر ظفر اللہ نے مغربی طاقتوں کو پُرزور انتباہ کیا اور کہا ”آپ نے اول عالمی جنگ کے دوران جو وعدے عربوں سے کئے تھے ان کی خلاف ورزی نہ کریں اگر ایسا کریں گے تو بدعہدی کے مرتکب ہوں گے اور آئندہ عربوں کا اعتماد کلی طور پر آپ سے اٹھ جائے گا“۔

لیکن طاقت کا گھمنڈ اندھا اور بہرا کر دیتا ہے ہمارے احتجاج اور ہمارے انتباہ صدا بصحرا ثابت ہوئے“۔ (تحدیث نعمت ص 537)

سر ظفر اللہ مزید لکھتے ہیں:

اقوام متحدہ کی بنیاد انصاف مساوات اور حق خود اختیار پر رکھی گئی تھی لیکن فلسطین کے معاملہ میں ان تینوں اصولوں کا خون کیا گیا ہے۔ میثاق اقوام متحدہ میں معاہدات کی پابندی پر زور دیا گیا ہے لیکن فلسطین کے معاملے پر برطانیہ نے جو معاہدات شاہ حسین کے ساتھ کئے تھے ان کی صریح خلاف ورزی کی گئی۔ یہ درست ہے کہ تقسیم کے متعلق رائے شماری میں برطانیہ غیر جانبدار رہا لیکن برطانیہ اعلان بالفور کے ذریعہ اسرائیل کی بنیاد رکھ چکا تھا اور فلسطین کے قضیہ کی ابتداء اعلان بالفور سے ہوئی۔ فلسطین میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے اور فلسطین کی وجہ سے جس طرح دنیا کا امن برباد ہوگا اور نوع انسان کے ایک بڑے طبقہ پر جو تباہی اور مصائب وارد ہوں گے ان کی تمام تر ذمہ داری برطانیہ اور مسٹر بالفور اور ان کے بعد ریاستہائے متحدہ امریکہ اور خاص طور پر صدر ٹرومین پر ہوگی۔

فلسطین پر برطانیہ کی نگرانی ختم ہونے کے دوسرے دن صیہونیوں کی طرف سے اسرائیل کے قیام کا اعلان ہو گیا یہ اعلان ہوتے ہی صدر ٹرومین کی حکومت نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا جب مجلس امن (سیکیورٹی کونسل) میں اسرائیل نے رکنیت کی درخواست پیش کی تو اس پر رائے شماری کے وقت برطانیہ غیر جانبدار رہا جب یہ درخواست اسمبلی میں پیش ہوئی تو میثاق اقوام متحدہ کی دفعہ 27 کے فقرہ 3 کی صریح خلاف ورزی کے باوجود ایک مستقل رکن مجلس امن کی تائید حاصل نہ ہونے کے باوصف مجلس امن کی سفارش بحق اسرائیل کو جائز قرار دے کر اسمبلی نے اسرائیل کی رکنیت قبول کر لی۔ (تحدیث نعمت ص 538)

27 ستمبر 1948ء

سر ظفر اللہ نے اپنی جدوجہد یہیں پر ختم نہیں کر دی بلکہ 145 ویں اجلاس منعقدہ فرانس میں بھی جاری رکھی یہ اجلاس 27 ستمبر 1948ء کو پیرس میں منعقد ہوا۔ سر ظفر اللہ نے منجملہ دیگر امور کے اقوام متحدہ والوں کو باور کروانے کی کوشش کی کہ اقوام متحدہ کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کسی ایسے کام کی ذمہ دار نہ بنے جس کی بنیاد انصاف اور سچائی پر نہ ہو اور جسے چارٹر کے ضوابط کے مطابق جواز مہیا نہ کیا جا سکے۔ میرا مطلب فلسطین سے ہے اسرائیل کی نام نہاد ریاست پچھلے تیس سالوں میں روا رکھی جانے والی بے جواز جارحیت کے نتیجہ میں اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے انصاف اور مساوات اور حق خود اختیاری کے اصولوں کے خلاف وجود میں آئی ہے۔ اب اس پر اقوام متحدہ کی تصدیق کی مہر لگانے کی تجویز کی جا رہی ہے۔ پاکستان کے نمائندہ نے انتباہ کیا کہ اسرائیل کی ریاست کا قیام مشرق وسطیٰ کے سیاسی وجود میں گھن لگانے کے مترادف ہوگا۔ جسے انجام کار یا تو عمل جراحی سے نکالنا پڑے گا یا یہ ہمیشہ کے لئے نہ صرف مشرق وسطیٰ کے کلچر اقتصادیات اور سیاسیات میں زہر گھولتا رہے گا بلکہ اپنے علاقہ سے باہر کے علاقوں کو بھی متاثر کرے گا۔ تشدد پسند صیہونیت کا نیزہ مغرب والوں نے مشرق والوں کو گھونپ دیا ہے اور اپنی آنکھیں بند کر کے یہ سمجھتے ہیں مشرق و مغرب دونوں کو جلد یا بدیر جارحیت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ناگزیر نقصانات نہیں اٹھانا پڑیں گے۔ آپ نے اسمبلی کو متنبہ کیا کہ اب بھی وقت ہے کہ وہ سوچ سمجھ لیں انہوں نے کہا کہ اگر مشرق والے ان کے عین وسط میں اپنے مطلب کی کوئی ریاست قائم کرنا چاہیں تو مغربی قوموں کا بشمول یورپ اور امریکہ میں بسنے والی قوموں کے ان کا کیا ردعمل ہوگا؟ کیا اسرائیل کی نام نہاد ریاست کے سلسلہ میں روا رکھی جانے والی دلیلیں اور وجوہات انہیں قابل قبول ہوں گی؟

انہوں نے بڑی عاجزی سے مگر بڑے خلوص سے اجلاس میں جمع شدہ قوموں کو بتایا کہ کسی وقت اور کسی صورت میں بھی مشرق والوں کو حکمران اسرائیلی ریاست کا وجود گوارا اور قبول نہیں ہوگا۔ مشرق والوں کو یہودیوں سے بحیثیت یہودی کوئی دشمنی نہیں بلکہ انہیں ان کے ساتھ بحیثیت نسل ہونے والے ناروا ظلم پر ہمدردی ہے مگر یہودی ریاست کا قیام ان کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک کا نہ اقتصادی حل ہے یہ سیاسی بلکہ فلسطین میں حکمران اسرائیلی ریاست کے قیام پر اصرار کرنا بہت سے پیچیدہ مسائل پیدا کرنے کا موجب ہوگا جنہیں شاید پُرامن طریق سے حل کرنا ممکن ہی نہ ہو۔ آپ نے ایک بار پھر اپنا ”اب بھی وقت ہے سوچ سمجھ لیں“ کا انتباہ دہرا دیا۔

(145 ویں مکمل اجلاس منعقدہ پیرس بتاریخ 27 ستمبر 1948ء کی طبع شدہ روداد سے ترجمہ بشکریہ ڈاگ ہیمر شولڈ لائبریری اپسالا سویڈن)

تحدیث نعمت میں سر ظفر اللہ نے اپنے معین انگریزی الفاظ بھی درج کئے جو اقوام متحدہ کے اجلاس کی چھپی ہوئی روداد میں موجود نہیں۔ سر ظفر اللہ لکھتے ہیں۔ تقریر ختم کرتے ہوئے میں نے کہا

I beg you, I implore you, entreat you not to destroy your credit in Arab countries. Tomorrow you may need their friendship but you will never get it. یعنی میں آپ سے درخواست کرتا ہوں التجا کرتا ہوں منت کرتا ہوں کہ عرب ممالک میں اپنا اعتماد زائل نہ کریں۔ کل آپ کو ان کی دوستی کی ضرورت پڑ سکتی ہے تب وہ آپ کو کبھی حاصل نہیں ہو سکے گی“۔

(تحدیث نعمت ص 537)

اور سر ظفر اللہ کے انتباہ کے مطابق دنیا کا امن آج بھی برباد ہو رہا ہے۔ جب دنیا میں انصاف کے پیمانے برابر نہ ہوں تو یہی ہوا کرتا ہے اور سر ظفر اللہ ہی کے قول کے مطابق ”جس طرح فلسطین کا قضیہ صدر ٹرومین کی یہود نواز پالیسی کے نتیجے میں مشرق وسطیٰ کے لئے خصوصاً اور اسلامی دنیا کے لئے عموماً ان گنت مشکلات اور مصائب کا موجب بنا ہوا ہے اسی طرح کشمیر کے قضیہ کی ذمہ داری جس کے نتیجہ میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ تک نوبت پہنچ چکی اور جو تا حال برعظیم پاک و ہند کے لئے خصوصاً اور سارے مشرق کے لئے عموماً بہت سے خطرات کا بیج اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ماؤنٹ بیٹن اور بعض اور شخصیتوں کے علاوہ وزیراعظم ایٹلی کے سر ہے۔ انسانی تاریخ میں ان دو پستہ قد اور بظاہر بے اثر شخصیتوں، ٹرومین اور ایٹلی، کا شمار ان اشخاص میں ہوگا جن کی انصاف کشی نے امن عالم کو تباہ کر دیا“۔ (تحدیث نعمت ص 553)

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب

میری دادی محترمہ حسین بی بی صاحبہ (چوہدرانی)

ابتدائی حالات:

میری دادی (پھالیہ) ضلع گجرات کے ایک معزز (تارڑ) گھرانہ کی تھیں۔ ان کے والد پٹواری تھے۔ اس وقت کے مطابق میری دادی کی دنیاوی تعلیم پرائمری تھی۔ میری دادی کی شادی غالباً 1890ء میں میرے دادا چوہدری خان محمد صاحب نمبردار قوم جٹ وڑائچ ساکن سعد اللہ پور تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے سرانجام پائی۔ میرے دادا جان اپنے والد کی اکلوتی اولاد تھے۔ وہ اپنے والد چوہدری عبداللہ خان نمبردار (جن کا ذکر مولانا حضرت غلام رسول راجیکی صاحب نے اپنی خودنوشت حیات قدسی میں سعد اللہ پور کے حوالہ سے کیا ہے کہ وہ چوہدری اللہ داد کے چچا تھے) کی وفات کے پانچ ماہ بعد غالباً 1868ء میں پیدا ہوئے۔

اولاد:

میری دادی کے بطن سے چار بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ 1۔ سردار خاں 2. نذر محمد 3. غلام احمد 4. عنایت اللہ 5. سردار بی بی بیٹی تھی۔ غلام احمد آٹھویں جماعت میں (کنجاہ) گجرات میں زیر تعلیم تھا کہ اس کو طاعون کی بیماری نے پکڑ لیا۔ بخار کی حالت میں گھر پہنچا مگر بچ نہ سکا میرے والد عنایت اللہ سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔

قبولیت احمدیت:

میرے سب سے بڑے تایا سردار خان پانچویں جماعت کے طالب علم تھے اور ان کے استاد مولوی غلام علی آف راجیکی حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کے چچا زاد بھائی تھے۔ اور ان کی شادی مولوی غلام غوث امام مسجد سعد اللہ پور کی بیٹی رابعہ بی بی سے ہوئی تھی۔ وہ بعد میں مولوی راجیکی صاحب کی وجہ سے احمدی ہوئے اور رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا اعزاز پایا۔ اور ان کے سسر جو پیش امام تھے معجزاتی طور پر احمدی ہوئے اور رفیق ہونے کا رتبہ پایا۔ مولوی غلام علی صاحب کو پتہ تھا کہ سردار خاں گاؤں کے نمبردار چوہدری خان محمد کا بیٹا ہے اور ان کی دلی تمنا تھی۔ کہ اگر یہ خاندان احمدی ہو جائے تو پھر خدا کے فضل سے احمدیت کی ترقی کے اس گاؤں میں دروازے کھلیں گے۔ انہوں نے میرے تایا کو کہا کہ آپ قادیان حضرت مسیح موعود کو دعائیہ خط لکھیں کہ میں سنٹر کے پرائمری کے امتحان میں اوّل آ جاؤں۔ اور اگر تم اوّل آ گئے تو اپنی والدہ سے کہنا کہ میں نے احمدیت قبول کرنی ہے۔ کیونکہ والد صاحب تو بڑے سخت مزاج اور دبدبہ والے تھے۔ اور ان کے سامنے ایسی بات کرنے کی جرأت نہ تھی۔ لہٰذا میرے تایا نے اپنی والدہ حسین بی بی سے مولوی غلام علی (راجیکی) صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول سعد اللہ پور جو کہ بمعہ اپنے سسرال احمدیت کو قبول کر چکے تھے۔ کا تذکرہ اپنی والدہ سے کیا اور حضرت مسیح موعود کو خط لکھنے کی اجازت مانگی اور ساتھ شرط بھی بتائی۔ میری دادی نے کہا کہ بیٹا خط ضرور لکھو اور میں بھی دعا مانگتی ہوں تم بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس عہد کو نبھانے کی توفیق دے۔ لہٰذا میرے تایا نے حضور کی خدمت میں خط تحریر کیا۔ پرائمری کا امتحان دیا اور خدا کے فضل سے جو کالیاں امتحانی سنٹر جس میں تقریباً 10 سکولوں کے بچوں نے امتحان دیا میرے تایا جان سارے سنٹر میں اوّل آئے اور وظیفہ بھی حاصل کیا۔

خدا کے اس فضل کو دیکھ کر اور خدا کے مسیح کی دعا کا معجزہ دیکھ کر میرے تایا اور دادی کے لئے اب کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ لہٰذا اپنے اندر سے دونوں ماں بیٹا دل سے احمدی ہو گئے مگر باقاعدہ بیعت نہ کی۔ کیونکہ میرے دادا جو کہ دو گاؤں سعد اللہ پور اور مسیت والی کے نمبردار تھے اور دنیاوی جاہ و جلال تھا۔ اور گاؤں میں اس وقت بڑے بڑے ہندو بھی صاحب حیثیت تھے۔ میری دادی نے وقتی طور پر اپنے خاوند سے قبولیت احمدیت کو چھپائے رکھا۔ مگر چندہ دینا شروع کر دیا۔ جب حضرت مسیح موعود جہلم تشریف لائے۔ تو گھر والوں سے چوری چوری دیدار کے لئے پیچھے گئیں اور دادا جان کو اس کی خبر نہ ہوئی۔

جہلم سے واپسی پر تو اس قدر بے تاب رہنے لگیں کہ وہ وقت کب آئے کہ میں بیعت کر لوں۔ مگر دادا جان کی سخت گیری سے خوف زدہ تھیں۔ خدا کے حضور مسلسل دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ اور روزانہ جب دودھ سے مکھن نکالتیں تو ایک علیحدہ برتن میں مکھن ڈالتی تھیں اور جب جمع ہو جاتا تو احمدیوں کے امام کے گھر دے دیتی اور فصل جو کہ باہر سے آتی تھی۔ کمہاروں کو کہہ رکھا تھا 1/16 حصہ باہر سے جنس کی مد میں انہی کے گھر دے آنا۔ اگر چوہدری کو پتہ چل گیا تو ہماری خیر نہیں۔

بالآخر میرے دادا کو اس بات کا علم ہو گیا کہ یہ ماں بیٹا احمدی ہو چکے ہیں اور مجھ سے ڈر کی وجہ سے بیعت نہ کر رہے ہیں۔ دادا جان نے سخت رویہ اپنا لیا۔ دادی جان پھالیہ چلی گئیں اور میکے والے بھی ناراض تھے۔ کہ یہ تم کیا کر رہی ہو۔ آئے دن کی لڑائیوں جھگڑوں کی وجہ سے گھر کا سکون برباد ہو چکا تھا۔ اور دادا جان مولوی غلام علی صاحب کو کوسنے لگے کہ تم نے میرے بیٹے کو خراب کیا۔ لیکن میری دادی کے پاؤں میں لغزش نہ آئی اور ہر صعوبت برداشت کی اور خدا کے گھر سے ناامید نہ ہوئیں۔ اور دعا کرتی رہیں اے خدا چوہدری صاحب کو صراط مستقیم دکھا۔ آخر خلیفۃ المسیح الاوّل کے زمانہ میں غالباً 1910ء میں باقاعدہ سب گھر والوں نے بیعت کر لی۔ اور احمدی جو 1910ء تک مولوی غلام غوث صاحب کے گھر میں ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ دادا جان کی بیعت کے بعد جو (وڑائچوں) کی مسجد تھی۔ اس کے آدھ حصہ میں جماعت احمدیہ اور آدھ حصہ میں جماعت اہل سنت نماز ادا کرنے لگے۔ اور یہ سلسلہ خدا کے فضل سے 1981ء یعنی 71 سال جاری رہا کہ اگر جماعت احمدیہ والوں نے پہلے نماز شروع کی ہے تو اہل سنت انتظار کرتے اور اگر نماز اہل سنت نے شروع کی تو احمدی انتظار کرتے اور جمعہ کی نماز صرف جماعت احمدیہ ادا کرتی۔ اور اہل سنت جمعہ کی نماز مسجد ارائیاں میں ادا کرتے۔ 1953ء اور 1974ء کے نامساعد حالات میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہ آیا کہ ہمیں نماز سے روکا گیا ہو۔ 1980ء میں مسجد کی حالت خستہ ہو گئی۔ اور اس کو شہید کر کے دوبارہ تعمیر کا ارادہ کیا گیا۔ اور ساری برادری نے میرے والد صاحب چوہدری عنایت اللہ کو انچارج بنایا کہ جو مرضی فیصلہ کریں۔ میرے والد صاحب نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اکٹھے مسجد بنانے کی تجویز کو منظور نہ کیا اور فیصلہ ہوا ایک پارٹی زمین رکھ لے اور دوسری پارٹی ملبہ، میٹریل لے لے۔ ہمارے پاس چونکہ ایک مشترکہ جگہ موجود تھی۔ اور اس پر قبضہ بھی ہمارے خاندان کا تھا اور ساتھ گھر میرے چچا کا تھا۔ وہاں پر ایک عالی شان بیت الذکر تعمیر کر لی۔ 1981ء میں اس بیت کا افتتاح حضرت مرزا طاہر احمد نے اپنے دست مبارک سے کیا۔ اور ضلع گجرات کے قرب و جوار سے سینکڑوں احمدی اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئے۔ دوپہر کا کھانا اور 4 بجے چائے کا انتظام میرے والد صاحب اور میری نگرانی میں تھا۔ گجرات سے سپیشل باورچی منگوایا گیا تھا اور حضور نے کھانے کی بہت تعریف کی اور وہ اس تقریب سے بے حد خوش تھے۔ اور بیت الذکر کی آبادی کے لئے لمبی دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ آمین!

جس طرح بیت الذکر معجزاتی طور پر بن گئی اسی طرح احمدیہ قبرستان بھی ایک معجزہ ہے۔ ہمارا گاؤں دریائے چناب کے کنارہ پر ہے۔ جو وڑائچوں کا قبرستان تھا وہ عین دریا کے کنارہ پر تھا۔ اور اس کے ساتھ 1965ء میں ہیڈ خانکی سے ہیڈ قادر آباد تک ایک بہت بڑا بند بنا دیا گیا ہے۔ اور ہر سال طغیانی میں قبرستان میں پانی آ جاتا ہے۔ میرے دادا جان جو 28 جون 1966ء کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے نے وصیت کی کہ میری قبر سڑک کے کنارے فلاں جگہ بنانا۔ لہٰذا 1966ء میں میرے دادا کی اکیلی قبر تھی جو اس وقت ذاتی زمین پر تھی۔ 1966ء میں ہی دو اور احمدی اس قبرستان میں دفن ہوئے۔ اور باقی سارے بند والے قبرستان میں دفن ہوتے رہے۔ ضیاء الحق کے زمانہ میں جب احمدیوں پر زندگی تنگ کر دی گئی اور خفیہ ہاتھ بھی سر اٹھانے لگے۔ اور ہلکی ہلکی مخالفت قبرستان کی بھی شروع ہو گئی۔ 2000ء کے بعد اس میں شدت آ گئی اور ایک احمدی جو بجن برادری سے تعلق رکھتا تھا۔ اس کے دفن کرنے پر سخت ہنگامہ آرائی ہوگئی اور اس کی قبر اکھاڑنے کی بھی کوشش کی گئی اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا مقدمہ دس افراد جماعت پر ابھی تک چل رہا ہے۔ قصہ مختصر وہ قبرستان جو میرے دادا کی خواہش پر بنا تھا۔ آج جماعت احمدیہ کا قبرستان کہلاتا ہے۔ جماعت کی ایک عید گاہ بھی ہے۔ جس کے لئے میرے دادا نے گاؤں کے بالکل ساتھ 2 کنال زمین دی تھی۔ جو بیچ کر اس کی چار دیواری بنائی گئی۔ بیت الذکر کے لئے میرے والد صاحب نے بڑی قربانیاں دیں اپنی زرعی زمین دی جو بیچ کر اس بیت الذکر پر لگائی گئی۔ اور میرے والد صاحب نے اس بیت الذکر کے لئے چندہ وصول کیا خاکسار نے بھی اس وقت اپنی گرہ اور لوگوں سے چندہ وصول کر کے تقریباً 85 ہزار کی رقم اکٹھی کر کے دی اور آج ایک عظیم الشان بیت الذکر موجود ہے میرے تایا سردار خان کی بیٹیوں کو اللہ تعالیٰ نے مربی ہاؤس وقف کرنے کی توفیق عطا کی لہٰذا جماعت احمدیہ کا اپنا مربی ہاؤس، عیدگاہ، بیت الذکر اور قبرستان موجود ہے۔

دادی جان کی شخصیت اور جماعت سے تعلق:

میری دادی حسین بی بی واقعتاً ایک نہایت حسین اور بارعب شخصیت کی مالک تھی۔ سعد اللہ پور میں سب چوہدرانی کہہ کر پکارتے تھے۔ نام سے بہت کم لوگ واقف تھے۔ خدا کے فضل سے بڑی مخیّر اور نیک خاتون تھیں۔ گھر میں اور دادا جان کے ڈیرہ پر جو کام کرنے والے تھے ان کا خیال رکھتی تھیں۔ غریب لڑکیوں کی شادیوں پر بلا امتیاز خود ان کے اخراجات برداشت کرتی تھیں۔ چندہ کی بڑی پابند تھیں فصل کے علاوہ گھر میں جو گھی بنتا تھا اس کا بھی چندہ دیتی تھیں۔ ہر سال باقاعدگی سے قادیان جاتی تھیں۔ اور بچوں کو ساتھ لے کر

جاتی تھیں اور ہر سال نیا بستر بنا کر لے جاتیں اور واپسی پر قادیان چھوڑ آتی تھیں۔ ہر سال گندلوں کا ساگ اور مکھن اور سرسوں کا تیل بڑے شوق سے خود اپنی نگرانی میں کولہو سے بنوا کر حضرت اماں جان کے لئے بطور تحفہ لے کر جاتی تھیں اس بات کا انکشاف حضرت اماں جان نے میری تائی جان نیک بی بی سے ان کی وفات کے بعد جو 1940ء میں ہوئی 1940ء کے جلسہ سالانہ پر ایک ملاقات میں کیا۔ کہ آپ کی ساس بڑی نیک خاتون تھیں سلسلہ کی بڑی فدائی اور پرکشش شخصیت کی حامل تھیں اور میرے لئے ہر سال ساگ مکھن اور سرسوں کا تیل لاتی تھیں۔ سعد اللہ پور میں جس کسی کو کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو وہ چوہدرانی کے پاس آتی تھیں۔ اس وقت کے رواج کے مطابق گھر میں تنکری، گیٹے، چکی، ٹوپہ، بڑے سائز کے دستی پنکھے چارپائیاں، بسترے جو کہ اس وقت کے رواج کے مطابق اور ضروری تھے۔ میری دادی سے ملتے تھے اور گاؤں میں ہمارا گھر ہی بڑا سمجھا جاتا تھا۔ اور ضروریات زندگی کی ہر شے میسر تھی اور یہ سب کچھ احمدیت کی برکت اور میری دادی کی عقل و دانش تھی۔ کہ ہر کوئی چوہدرانی سے مشورہ کرتا تھا۔ اپنے پڑوس میں اگر کسی عورت کی زچگی ہوتی تو گھر سے دودھ، کپڑے اور دوسری اشیاء بنا کر دیتی تھیں۔ اور اس بات کا کسی کو کانوں کان پتہ بھی نہ چلتا تھا۔ غریبوں کے علاوہ سفید پوشوں کا بھی خیال رکھتی تھیں ایک سفید پوش کی بچی کی شادی تھی۔ سارا جہیز بنایا یہاں تک کہ جو اس بچی کو مہندی لگائی گئی اس کی رقم بھی خود ادا کی۔ اور یہ محض خدا کی خاطر کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں کو دنیا داری پر ترجیح دیتی تھیں۔ اور جو شخص جماعت کا مخالف ہوتا خواہ وہ کتنا ہی قریبی رشتہ دار ہو اس کو منہ نہ لگاتی۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ اور کھانے بہت خوش ذائقہ پکاتی تھیں۔ دادا جان کیونکہ نمبردار تھے اور اس وجہ سے مہمان داری کافی تھی سرکاری اہلکار تحصیل، تھانہ، پٹواری ہر وقت آتے رہتے تھے۔ اور مہمان داری کی زیادہ وجہ دریائے چناب پر پتن تھا۔ اور کشتی کے ذریعہ آمد و رفت تھی۔ دریا میں طغیانی کی وجہ سے کئی کئی دن کشتی نہ چل سکتی تھی اور مہمان ہمارے ڈیرہ پر رہتے تھے۔ اور دادی جان خندہ پیشانی سے ان کی خدمت کرتیں۔ ایک دفعہ رات کو مسافر مہمان آ گئے۔ اور ان کی تعداد دس بارہ تھی۔ گھر میں آٹا نہ تھا۔ خود چکی پر آٹا پیس کر مہمانوں کو روٹی کھلائی اور دیر ہونے کی معذرت بھجوائی مرکز سے آئے مہمانوں کی بڑی خدمت کرتی تھیں۔ اور اکثر دعوتیں کرتی رہتی تھیں۔ گاؤں کی عورتیں حساب کتاب کے لئے دادی جان کے پاس آتی تھیں۔ کیونکہ پڑھی لکھی تھیں اور خط پڑھ کر سناتی تھیں۔ درثمین کے بے شمار شعر زبانی یاد تھے۔ اور پنجابی اشعار جو مسیح موعود کی تعریف میں تھے زبانی یاد تھے۔ اکثر بچیاں قرآن بھی پڑھتی تھیں۔ اور لفظوں کی تصحیح ان سے کرواتی تھیں۔

بچوں کی تربیت اور تعلیم:

میری دادی نے بچوں کی بہترین دینی رنگ میں تربیت کی تھی۔ بڑا بیٹا فدائی احمدی تھا۔ بیٹی کی چھوٹی عمر میں ہی شادی کر دی۔ بڑے بیٹے سردار خاں نے اعلیٰ نمبروں سے میٹرک پاس کیا اور وظیفہ حاصل کیا اور اس وقت صرف ایک مسلمانوں کا کالج لاہور میں تھا۔ اس میں داخل کرا دیا۔ اور اس وقت ضلع گجرات تحصیل پھالیہ کے صرف دو لڑکے اسلامیہ کالج میں پڑھتے تھے۔ لاہور پڑھانا بچوں کو بڑا مشکل اور مہنگا سمجھا جاتا تھا۔ اور لاہور کا نام سن کر ہی لوگ خرچ کے ڈر سے خوف زدہ ہو جاتے تھے۔ لیکن میری دادی کو تعلیم کا شوق تھا اور اپنے بچے کو لاہور داخل کرا دیا۔ اور F.A کرایا۔ جس کی پورے علاقے میں بڑی دھوم مچی کہ خان محمد نمبردار کا بیٹا لاہور میں پڑھتا ہے۔ میرے دوسرے چچا نذر محمد مڈل تک پڑھ سکے۔ اور والد کا ہاتھ بٹاتے تھے اور پیشہ کاشت کاری تھا۔ میرے والد صاحب نے 1945ء میں میٹرک کا امتحان شادی کے بعد دیا اور جب امتحان کی تیاری کر رہے تھے۔ تو خاکسار کی پیدائش کی خبر 10 مارچ 1945ء کو ان کو گجرات پہنچائی گئی۔ میرے تایا جان سردار خاں اور میرے والد عنایت اللہ دونوں بھائی کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ تایا جان نے اپنی پہلی بیوی کی وفات پر دل برداشتہ ہو کر ملازمت چھوڑ دی اور کاشت کاری اور بعد میں پرائیویٹ ملازمت اختیار کی مگر میرے والد صاحب آخر وقت تک ملازمت میں رہے اور ریٹائرمنٹ حاصل کی۔

دادی جان کی بچوں کو ایسی تربیت تھی۔ کہ وہ دینی لحاظ میں بہت آگے تھے اور جماعت کے فدائی تھے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج چوتھی نسل جا رہی ہے میری دادی کی ساری اولاد خدا کے فضل سے سلسلہ کے ساتھ ایک مضبوط رشتہ رکھتی ہے۔ تینوں بیٹوں کی اولاد ان کی اولاد اور ان کی اولاد آج خدا کے فضل سے امریکہ، کینیڈا، انگلینڈ، جرمنی، لاہور، اسلام آباد، گجرات اور سعد اللہ پور میں ہیں اور جہاں بھی ہیں احمدیت سے مضبوط رشتہ قائم ہے۔

بچوں کی شادیاں:

میرے تایا سردار خان کی بچپن میں منگنی ساکن بُرج تحصیل پھالیہ میں اپنے رشتہ داروں کے ہاں ہوئی تھی جب شادی کا وقت آیا تو میری دادی نے صاف انکار کر دیا کہ میں غیر احمدی لڑکی سے رشتہ نہیں کروں گی۔

میرے تایا جان اسلامیہ کالج لاہور میں جب پڑھتے تھے۔ تو ان کا ایک کلاس فیلو (گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ) کا احمدی تھا گھٹیالیاں میں چوہدری خدا بخش باجوہ صاحب آف گرز بردار تحصیل پسرور پٹواری تعینات تھے۔ اور پکے احمدی تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ میں اپنی بچیوں کا رشتہ صرف احمدی خاندان میں کرنا چاہتا ہوں کوئی پڑھا لکھا لڑکا ہو تو بتاؤ۔ کیونکہ میرے باقی خاندان والے سارے غیر احمدی ہیں۔ گھٹیالیاں والے نے بتایا کہ میرے ساتھ ایک لڑکا سردار خان آف سعد اللہ پور ضلع گجرات پڑھتا تھا۔ آپ پتہ کر لیں کہ اس کی شادی ہو گئی ہے کہ نہیں۔ چوہدری خدا بخش اپنی اہلیہ کے ہمراہ گھوڑی پر سفر کر کے (گرز بردار تحصیل پسرور) سے سعد اللہ پور تشریف لائے۔ اس وقت ہمارے دو چوبارے تھے۔ ان میں بٹھایا گیا۔ چوبارہ کے ہر شہتیر پر میرے تایا نے الہام حضرت مسیح موعود لکھے ہوئے تھے۔ چھت اور شہتیر پر نیلے رنگ کا پینٹ ہوا تھا۔ اور پیلے رنگ میں الیس اللہ...... اور دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ کے علاوہ ازیں اور بھی الہام جو مجھے یاد نہیں لکھے ہوئے تھے۔

چوہدری خدا بخش اور ان کی اہلیہ صاحب نے رشتہ فائنل کر دیا اور میرے تایا کی شادی (رسول بی بی) کے ساتھ ہو گئی جو کہ ایک نہایت مخلص، دیندار، فدائی احمدی اور سسرال والوں کی جان تھی۔ اس کے بطن سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔

دادی جان کے دوسرے بیٹے نذر محمد جو کہ کم تعلیم یافتہ تھے اور کاشت کاری کرتے تھے۔ اپنی بڑی بہو کی بہن فاطمہ بی بی شادی سے کر دی اور چوہدری خدا بخش باجوہ نے یہ رشتہ بھی بڑی خواہش اور خوشی سے کر دیا۔ جو کہ ایک انتہائی مخلص خاندان تھا۔ خاکسار نے بھی فاطمہ بی بی کا دودھ پیا ہوا ہے اور وہ میری رضاعی ماں تھی۔ وہ بڑی شریف النفس اور بڑی باہمت خاتون تھیں۔

میری دادی نے اپنی زندگی میں ہی اپنے سب سے چھوٹے بیٹے عنایت اللہ (جو کہ خاکسار کے والد ہیں) کا رشتہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک نہایت مخلص احمدی گھرانہ میں طے کیا۔ دادی جان کی زندگی نے وفا نہ کی۔ بیٹا کیونکہ کم عمر تھا اور رشتہ طے کر دیا۔ اور سوچا کہ بیٹا میٹرک کرے گا تو شادی کر دوں گی۔ مگر بلانے والے نے بلا لیا۔ اور ان کی وفات کے بعد 1944ء میں میرے والد صاحب کی شادی چوہدری محمد خاں چٹھہ کی صاحبزادی بشیر بیگم سے سرانجام پائی جو کہ ایک نہایت مخلص باپ کی بیٹی تھیں۔ اور بڑی شریف النفس خاتون تھیں اور بڑے صبر سے اپنی زندگی گزاری۔

میری دادی 1940ء میں وفات پا گئی تھیں۔ اور دادا جان 1966ء میں۔ میری پیدائش 1945ء میں ہوئی۔ جب میں نے ہوش سنبھالا تو اپنے والدین اور عزیز و اقارب سے دادی جان کے قصے سنتے رہتے تھے۔ خاص طور پر (پھوپھی رابعہ بی بی) جو کہ مولوی غلام علی صاحب کی بیوی تھیں۔ مجھے میری دادی کی ساری باتیں بتایا کرتی تھیں۔ اور جو واقعات میں نے قلم بند کئے ہیں یہ زیادہ تر پھوپھی رابعہ بی بی نے مجھے وقتاً فوقتاً بتائے تھے۔ میری دادی کو 72 سال فوت ہوئے ہو گئے ہیں۔ آج بھی ہمارے سارے خاندان میں ان کا نام سرفہرست ہے۔ اور ہم سوچتے ہیں کہ اگر ہماری دادی اس وقت جرأت کا مظاہرہ نہ کرتیں اور خدا کے مسیح کو نہ مانتیں تو آج ہم بھی تاریکی کے گڑھوں میں ڈوبے ہوتے۔

یہ میری دادی کی دعائیں ان کی جرأت ایمانی کا پھل ہے جو ہم کھا رہے ہیں۔ اور آج ہم سب ملا کر 70 کے قریب افراد بن جاتے ہیں۔ اور ساری دنیا میں ان کی اولاد پھیلی ہوئی ہے اور جہاں بھی ہیں اپنی جماعت سے گہری وابستگی رکھتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دادی جان کو جنت کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے کروٹ کروٹ ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور ان کی نسل ہمیشہ احمدیت کی خدمت گزار رہے اور اللہ تعالیٰ ان کی نسل پر اپنی رحمتوں کی بارش برساتا رہے۔ آمین

خلیفہ کے ہتھیار

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

مَیں صدر انجمن کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو خلیفہ کا ہاتھ سمجھے، پورا پورا تعاون کرے۔ ایسے لوگوں کو سلسلہ کے کام پر لگایا جائے جو خلیفہ کا پورا ادب اور احترام کرنے والے ہوں، تعاون کرنے والے ہوں اور جو ایسا نہ ہو اُس کی اصلاح کی جائے اور اگر اصلاح نہ ہو تو اُنہیں نکال دیا جائے۔

اِسی طرح جو کارکن ہیں اُنہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ ہتھیار ہیں اُن کا اپنا کوئی وجود نہیں، جب خلافت قائم ہو تو سارے وجود اس میں مدغم ہو جاتے ہیں کیونکہ خلیفہ دماغ ہوتا ہے اور تمام جوارح کا فرض ہوتا ہے کہ دماغ کے تابع چلیں اور اگر کوئی شخص نہیں چل سکتا تو وہ کام چھوڑ دے اور تفرقہ یا سُستی سے اس سکیم کو نقصان نہ پہنچائے جو جاری کی گئی ہو۔

اسی طرح مَیں بیرونی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو سکیم ان کے سامنے پیش کی جارہی ہے اسے قرآن کریم سے پرکھ کر دیکھ لیں ایک لفظ بھی اس سے باہر نہ ہوگا جو کچھ کہا گیا ہے اِسی کی روشنی میں کہا گیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میں نہیں بولتا بلکہ بالا ہستی میری زبان سے بولتی ہے۔ غور کر کے دیکھ لو کہ جب بھی میری باتوں کو یاد نہیں رکھا گیا یا اُن پر عمل نہیں کیا گیا جماعت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ (خطابات شوریٰ جلد 2 ص 94)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5 جنوری 2012ء کو بمقام بیت فضل لندن بوقت 11 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم منیر احمد سنوری صاحب

مکرم منیر احمد سنوری صاحب ابن مکرم بشیر احمد سنوری صاحب لندن مورخہ 3 جنوری 2012ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ پاکستان میں قائد مجلس اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی نمایاں خدمات کی وجہ سے اسلام آباد میں مخالفین احمدیت نے آپ کو پکڑ کر بہت مارا اور پھر سگریٹ سے آپ کے جسم کو داغا گیا جس کے نشانات وفات تک آپ کے جسم پر موجود تھے۔ 2003ء میں یو۔کے آنے پر پہلے انر پارک اور پھر روہیمپٹن جماعت میں صدر کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت نیک اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ مبارکہ صدیق صاحبہ

مکرمہ مبارکہ صدیق صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ محمد صدیق راشد صاحب مربی سلسلہ ربوہ مورخہ 29 دسمبر 2011ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔ آپ بہت مہمان نواز، غریب پرور اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ سعیدہ مبارکہ نوید صاحبہ

مکرمہ سعیدہ مبارکہ نوید صاحبہ اہلیہ مکرم نوید الاسلام صاحب معلم سلسلہ فیصل آباد مورخہ 11/ اکتوبر 2011ء کو 43 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ نماز، روزہ، روزانہ تلاوت کرنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب

مکرم مرزا مبارک احمد صاحب آف جرمنی مورخہ 25 نومبر 2011ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ نے جرمنی میں مال اور جلسہ سالانہ کے شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھتے اور بلا امتیاز ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مشرف احمد صاحب (طالب علم جامعہ احمدیہ یو۔کے) کے نانا تھے۔

مکرم سیٹھی ولی الرحمٰن صاحب

مکرم سیٹھی ولی الرحمٰن صاحب ابن مکرم سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب جہلم مورخہ 30 ستمبر 2011ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والے، دلیر اور نڈر انسان تھے اور آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ جہلم میں سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی تقاریب، اجتماعات اور مذاکرات وغیرہ کیلئے ہمیشہ اپنا گھر پیش کیا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب کی قدیمی بیت الذکر کو از سر نو جدید خطوط پر تعمیر کروانے کی سعادت بھی ملی۔ آپ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ

مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب آف فیصل آباد مورخہ 21 دسمبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ آپ نے اپنے گاؤں چک نمبر 60 میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ملک رشید احمد صاحب

آپ مورخہ 29 نومبر 2011ء کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک اور متقی خاتون تھیں۔ آپ کے میاں پچھلے سال وفات پا گئے تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم تحسین رشید صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

مکرم ملک منیر احمد صاحب

مکرم ملک منیر احمد صاحب ابن مکرم ملک نذیر احمد صاحب آف ساہیوال مورخہ 7/ اگست 2011ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت ساہیوال میں مقامی اور ضلعی سطح پر سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت و اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ نیک، مخلص، باوفا اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جنوری 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر مکرم چوہدری سردار احمد صاحب آف ہیز۔ یوکے کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم مورخہ 6 جنوری 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے تھے۔ آپ کو پارٹیشن کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔ یوکے آنے کے بعد ہیز جماعت کے صدر رہے۔ علاوہ ازیں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور وکالت مال میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نظام سلسلہ اور خلافت کے ساتھ محبت کرنے والے بہت مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت اور بقایاجات کی وصولی کیلئے دورہ پر ہیں تمام عہدیداران واحباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم اظہر احمد صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی عزیزم شعیب احمد ظفر ابن مکرم خالد احمد ظفر صاحب واقف نو متعلم اے سی سی اے مانچسٹر یو۔کے بوجہ اپلاسٹک اینیمیا عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں اور مانچسٹر کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مورخہ 15 دسمبر 2011ء کو عزیزم کا بون میرو ٹرانسپلانٹ ہوا تھا۔ جس کے بعد Blood کے Stem Cells نے گروتھ کرنا شروع کر دی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزم کو جلد سے جلد شفائے کاملہ سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ ترکہ مکرم فتح محمد بھٹی صاحب)

مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم فتح محمد بھٹی صاحب وفات پا چکے ہیں ان کا اکاؤنٹ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہے ان کی امانت نمبر 77107 میں اس وقت مبلغ -/2,67,303 روپے (دو لاکھ سڑسٹھ ہزار تین سو تین روپے) موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم خاکسارہ کو ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ (بیوہ)

(2) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (ہمشیرہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سفوف مغز بنولہ
مادہ کی افزائش کیلئے
سفوف مقوی
بے اولاد مرد حضرات کے sperms کی بڑھوتری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

خبریں

سپریم کورٹ کا نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کیلئے مہلت دینے سے انکار سپریم کورٹ نے بوگس ووٹوں سے پاک نئی ووٹرز لسٹوں کی تیاری کیلئے الیکشن کمیشن کو مئی تک کی مہلت دینے سے انکار کر دیا اور ہدایت کی کہ نئی فہرستوں کی تیاری 23 فروری تک مکمل کر کے رپورٹ عدالت میں پیش کی جائے۔ جبکہ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ جو لوگ ووٹرز فہرستوں میں روڑے اٹکا رہے ہیں ان پر واضح ہونا چاہئے کہ یہ عدالتی حکم ہے جس پر ہر صورت عمل ہونا چاہئے۔

شمالی وزیرستان میں امریکی میزائل حملہ

شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل نیواڈہ میں امریکی جاسوس طیارے نے دو گاڑیوں پر میزائل فائر کئے جس کے نتیجہ میں 6/افراد جاں بحق ہو گئے۔ علاقے میں امریکی جاسوس طیاروں کی پروازیں جاری ہیں جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔

ایران پائپ لائن منصوبے میں عالمی رکاوٹیں وفاقی وزیر پٹرولیم وقدرتی وسائل نے کہا ہے کہ پاک ایران گیس پائپ لائن کا منصوبہ ہمارے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے لیکن منصوبے میں بین الاقوامی رکاوٹیں حائل ہیں، ملک میں توانائی کا بحران 6 یا 7 ماہ میں ختم نہیں ہو گا۔

اورکزئی ایجنسی میں بمباری اورکزئی ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز نے بمباری کی جس کے نتیجہ میں 15 شدت پسند ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ شدت پسندوں کے 3 ٹھکانے بھی تباہ کر دیئے گئے۔ ادھر جنوبی وزیرستان میں شدت پسندوں نے سیکیورٹی فورسز کی ایک چیک پوسٹ پر حملہ کر کے 4 اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔

دریائے سندھ پر مزید 9 ڈیمز تعمیر کرنے کے بھارتی منصوبے کا انکشاف بھارت نے دریائے سندھ پر لداخ کے علاقے میں مزید 9 ڈیمز تعمیر کر کے پاکستان کی شہ رگ کو دبانے کا ایک اور ماسٹر پلان بنا لیا ہے۔ مذکورہ 9 ڈیمز 1055 میگاواٹ بجلی پیدا کریں گے۔ دریائے چناب پر بھی 2 ڈیمز کی تعمیر شروع کی گئی ہے۔ اعصاب کو ہلا دینے والا یہ انکشاف معروف آبی ماہر ارشد حسین عباسی کی طرف سے وزیراعظم کو لکھے گئے خط میں کیا گیا۔ بھارت پہلے ہی نمو باز گو اور چوٹک پراجیکٹس مکمل کرنے والا ہے ان دونوں منصوبوں سے پیدا ہونے والی بجلی سیاچن گلیشیئر پر موجود بھارتی افواج استعمال کریں گی۔

سربند پولیس چوکی پر 200 سے زائد شدت پسندوں کا حملہ پشاور میں سربند پولیس چوکی پر 200 سے زائد شدت پسندوں نے حملہ کیا پولیس کی جوابی کارروائی نے شدت پسندوں کو پسپا کر دیا۔ اس حملے میں 7 پولیس اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔

امریکی پابندیوں کے باوجود بھارت کا ایران سے تیل کی درآمد کم کرنے سے انکار بھارت نے ایران پر امریکی پابندیوں کے باوجود اپنی تیل کی درآمدات کم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی وزارت تیل کے ایڈیشنل سیکرٹری سدھیر بھارگو نے بتایا کہ تہران پر بڑھتے امریکی دباؤ کے باوجود نئی دہلی نے اپنے ریفائنرز کو ایسی کوئی ہدایات جاری نہیں کیں کہ ایران سے خام تیل کی درآمدات کم کر دی جائیں۔ سعودی عرب کے بعد ایران بھارت کا دوسرا سب سے بڑا سپلائر ہے اور دونوں کے درمیان اس شعبے میں 12 ارب ڈالرز کی تجارت ہوتی ہے۔

قندھار میں خودکش کار بم دھماکہ افغانستان کے جنوبی صوبے قندھار میں ایک خودکش کار بم دھماکہ ہوا جس کے باعث ضلعی گورنر سمیت 5/افراد ہلاک اور 10 شدید زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں ضلعی گورنر کے 2 بیٹے اور 2 محافظ شامل ہیں جبکہ 9 پولیس اہلکار بھی زخمی ہوئے ہیں۔

کینیا میں صومالیہ کی سرحد کے قریب پولیس پر حملہ کینیا میں پولیس حکام کے مطابق نامعلوم مسلح افراد نے صومالیہ کی سرحد کے قریب فائرنگ کر کے 3 پولیس اہلکاروں سمیت 5/افراد کو ہلاک کر دیا جبکہ اس دوران 2 اہلکار شدید زخمی بھی ہوئے۔ حملے میں ایک مقامی سرکاری افسر اور ایک عام شہری بھی ہلاک ہوا ہے۔

اسرائیلیوں سے شادی پر فلسطینیوں کو شہریت نہیں دی جائے گی اسرائیل کی ایک عدالت نے قرار دیا ہے کہ اسرائیلی شہریوں سے شادی کے باوجود فلسطینی باشندوں کو اسرائیلی شہریت نہیں دی جائے گی۔ فیصلے میں ایک جج کا کہنا ہے کہ اس اقدام کے نتیجے میں اسرائیل کو ''قومی خودکشی'' سے بچایا جا سکے گا۔ ججوں کی اکثریت نے 2003ء میں عائد کی جانے والی اس پابندی کو برقرار رکھا جس کے تحت فلسطینیوں کو اسرائیلی باشندوں سے شادی کے نتیجے میں شہریت دیئے جانے پر پابندی ہے۔

پاکستانی باؤلر محمد عامر کو آئندہ ماہ جیل سے رہا کر دیا جائے گا پاکستان کے سزا یافتہ فاسٹ فاؤلر محمد عامر کو عدالت کی طرف سے دی گئی قید کی آدھی سزا پوری کرنے پر آئندہ ماہ ویمتھ میں کمسن قیدیوں کی جیل سے رہا کر دیا جائے گا۔ عامر کو تین ہفتے تک لندن کے ایک ہوٹل میں ٹھہرنے کی اجازت دی جائے گی اور اس کے بعد وہ پاکستان کیلئے روانہ ہوگا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:28

جنریٹر برائے فروخت
2 عدد جنریٹر 500KV,250KV
برائے رابطہ ربوہ آئی کلینک 0301-7972878 047-6211707

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس اینڈ سلک سنٹر
گل احمد۔ الکرم۔ امپورٹڈ گرم ورائٹی دستیاب ہے۔
ریلوے روڈ ربوہ 047-6213961,0300-7711861

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

خصوصی بات خصوصی پیکیج کے ساتھ
الیکٹرونکس کی دنیا کے ماسٹر مائینڈ
اب آپ کے کنورٹر کو سٹیپلائزر کی ضرورت نہیں۔
کم سے کم لوڈ پر کامیاب چارنگ اور موسم سرما کے پیکج پر مناسب قیمت پر
کنورٹر اور سٹیپلائزر ایک ساتھ۔ صرف کنورٹر کی قیمت میں
گارنٹی ایک سال
نیز مناسب ریٹ پر ریپئرنگ کروائیں
تاج الیکٹرک سٹور اینڈ آکشن سنٹر
دکان 0476213765 موبائل: 0331-7797210

FR-10

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com